۲۸۶

پر ایک نظر

واقعات کی روشنی میں

مفتی محمد نعیم لدھیانوی

خطیب لائل پور جامع مسجد جناح کالونی

محمد زبیر

30-09-1965

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

برادرانِ ملک وملت! السلام علیکم ورحمتہ اللہ

کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ تقسیم ملک کے بعد جبکہ مجاہدین سرینگر کے قریب پہنچ چکے تھے۔ تو اگست ۱۹۴۸ء میں مسئلہ کشمیر کو خود بھارت نے سلامتی کونسل میں پیش کیا تھا کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ سلامتی کونسل نے حق خودارادی کے اپنے مسلمہ اصول کے مطابق فیصلہ کرنے کی قرار داد پاس کی اور بھارت نے اسے تسلیم کیا۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ ادارہ اقوام عالم میں شریک اور غیر شریک بھارت کے علاوہ کسی بھی ملک نے اب تک اس فیصلہ سے انکار نہیں کیا۔ کیا بھارت اس تسلیم شدہ قرار داد کے مطابق عمل کرنے پر ہمیشہ مکر و فریب کے سیاسی جال پھیلاتا رہا۔ جن میں نام نہاد انتخاب اور کشمیر اسمبلی کا قیام بھی شامل ہے۔ جسے سلامتی کونسل پاکستان کی شکایت پر ان الفاظ میں مسترد کر چکی ہے۔ کہ بھارت کی یہ غیر آئینی کارروائی اصل قرارداد پر اثر انداز نہ ہو گی جو کہ سابق فیصلہ کی شرائط کے سراسر منافی ہے۔

کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ کشمیر کے پچاس لاکھ باشندے عرصہ اٹھارہ سال سے بھارت کی غلامی سے بیزاری اور سلامتی کونسل کی قرار داد کے مطابق استصواب رائے کا ہمیشہ مطالبہ کرتے چلے آرہے ہیں اور اس حق بجانب مطالبہ کیوجہ سے قید و بند اور ہر قسم کے مصائب و آلام کا شکار ہو رہے ہیں۔ آخر کار سول نافرمانی پر مجبور ہو گئے ہیں جس سے اس نام نہاد انتخاب اور اسمبلی کے قیام کی اصلی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ جسے وزیر اعظم بھارت اور صدر جمہوریہ بطور ثبوت پیش کر رہے ہیں کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ پاکستان ہمیشہ کشمیریوں کے اس حق خودارادی کو عملی شکل دینے کا سلامتی کونسل سے برابر مطالبہ کرتا رہا۔ اور سلامتی کونسل کے ہر فیصلہ

کو تسلیم کرتا رہا اور بھارت ہمیشہ اس سے انکار کرتا رہا۔
کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ بھارت اور سلامتی کونسل پاکستان کو ایک فریق تسلیم کر چکے ہیں۔ جو کہ پچاس لاکھ کشمیریوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ جبکہ کشمیر مسلم اکثریت کی ایک اسلامی ریاست ہے۔ تو بھارت کو اس کی نمائندگی کا کیا حق حاصل ہے۔
کشمیر پر بھارت کا قبضہ اور نمائندگی محض اسکی جابرانہ اور جارحانہ پالیسی کا نتیجہ ہے ورنہ سلامتی کونسل استصواب رائے کی قرار داد ہرگز پاس نہ کرتی۔
ان حالات میں عرصہ اٹھارہ سال کے شدید انتظار کے بعد اگر کشمیری بغاوت کے لئے مجبور کر دیئے گئے ہیں۔ تو پاکستان ہر حیثیت سے حسب دستور سابق ان کی تائید میں ہر طرح حق بجانب ہے۔
اگر اس نے بھارت کے مظالم سے کشمیریوں کو نجات دلانے کی تائید کی ہے تو اس نے کون سے انسانی اخلاقی اور بین الاقوامی ضابطہ کی خلاف ورزی کی ہے بلکہ مجاہدین کے حق بجانب ہونے کی تائید کر کے اس نے اپنی نمائندگی کا حق ادا کیا ہے اور کشمیر کے متنازعہ فیہ علاقہ میں بھارت کے تجاوز کا جواب دیا ہے۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ بھارت نے کشمیریوں کی بغاوت کو پاکستان کی مداخلت کا بہانہ بنا کر اور اپنی عہد شکنیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے کشمیری حد بندی لائین سے متعدد مقامات پر پہلے تجاوز کیا۔ بلکہ پاکستان کے ایک گاؤں اعوان شریف کو بھی اپنے بموں کا نشانہ بنا دیا جیسا کہ جنرل سیکرٹری اوتھان کی فوجی تجاوزات کی رپورٹ سے ظاہر ہے جب پاکستان نے بھارت کو معاہدہ کی اس خلاف ورزی سے روکنے کی کوشش کی تو اس نے پاکستان کی بین الاقوامی سرحد پر بلا اطلاع اچانک حملہ کر کے اس کی بین الاقوامی حدود کو پامال کر دیا۔

چونکہ پاکستان اپنی بین الاقوامی سرحدوں کی حفاظت کرنے کے لئے مجبور تھا اسلئے بلا سے مدافعت کے لئے میدان میں آنا پڑا۔ اور بھارت کو محسوس کرانا پڑا۔ کہ صرف طاقت کی برتری کے نشہ میں بدمست ہو کر تمام اخلاقی اور بین الاقوامی ضابطوں کو بالائے طاق رکھ کر اس قسم کی حرکتیں انسانی ایکسں میں درندگی کا ثبوت مہیا کرتی ہیں اور امن عالم کو تباہ کرنے کا باعث ہو سکتی ہیں۔

کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ کشمیر اپنے کلچر تہذیب و تمدن اور مذہب و ثقافت کے اعتبار سے بھارت کا حصہ نہیں ہے۔ بلکہ پاکستان کا حصہ ہے ورنہ بھارت سلامتی کونسل میں استصواب رائے کو کیوں تسلیم کرتا اور کشمیر اسمبلی کے استرداد کے خلاف سلامتی کونسل سے احتجاج کیوں نہ کرتا۔

کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ کشمیر مسلم اکثریت کا علاقہ ہے جسے تقسیم کے اصول کے مطابق قدرتی طور پر پاکستان میں شامل ہونا چاہیئے تھا۔

کیا یہ امر واقعہ ہے۔ کہ کشمیر کی اکثریت بھارت سے الحاق چاہتی ہے۔ اور وہ ایک سے زیادہ مرتبہ بقول بھارت انتخاب بھی کروا چکی ہے اگر بنوک شمشیر ایسا نہیں ہوا۔ تو پھر بھارت کو استصواب رائے سے فرار کیوں ہے اور بین الاقوامی تسلیم شدہ ضابطوں کی خلاف ورزی کیوں ہے جنہیں بھارت تسلیم کر چکا ہے۔

کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ بھارت اپنی استعماریت کی خاطر اسلحہ اور تعداد کی برتری کے نشہ میں بدمست ہو کر یہ کھیل کھیل رہا ہے۔ جس پر پاکستان نے امریکہ اور اس کے دیگر معاون ممالک کو پہلے ہی متنبہ کر دیا تھا۔ کہ یہ تمام امداد پاکستان کے خلاف استعمال ہو گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

بھارت کو انتباہ

بھارت کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ایشیا اور افریقہ میں بڑی سے بڑی استعماریتوں کا خاتمہ ہو چکا ہے اور اگر کہیں اس کا جزوی وجود موجود ہے تو اسکا بھی جنازہ نکلنے والا ہے۔ کشمیر سے بھی چھوٹی ریاستیں حق خود ارادی کے اصول پر آزاد ہو چکی ہیں اب کوئی طاقت وہ نئی ہو یا پرانی کشمیر کو آزاد ہونے سے نہیں روک سکتی جبکہ تمام انصاف پسند ممالک کی ہمدردیاں کشمیر اور اس کے معاون پاکستان کے کے ساتھ ہیں۔ اگر بھارت کی استعماریت کو بچانے کے لیے کوئی بھی استعماریت سامنے آئے گی اس کا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو دیگر استعماریتوں کا ہو چکا ہے یہی وجہ ہے کہ بھارت کے موجودہ جارحانہ حملہ میں استعماری اور غیر استعماری کسی بھی طاقت نے بھارت کے موقف کی تائید نہیں کی جسکی گونج سلامتی کونسل سے لے کر بھارتی پارلیمنٹ تک سُرچھاگلہ اور لال بہادر شاستری وزیر اعظم بھارت کی آوازیں گونج رہی ہے (بنا علی ہذا) اگر بھارت میں کسی درجہ کی بھی انسانی اخلاقی اور بین الاقوامی ضابطوں کی پابندی کی اخلاقی جرأت موجود ہے تو فوراً دائمی جنگ بندی کا اعلان کر دے کیونکہ متنازعہ فیہ علاقہ اور بین الاقوامی حدود کی خلاف ورزی کا پہلے اسی نے ارتکاب کیا ہے۔ اور اپنی تسلیم شدہ سلامتی کونسل کی قرارداد حق خود ارادی کے اصول پر جلد از جلد ایشیا، اور افریقہ کی افواج کے زیر نگرانی جنہیں سلامتی کونسل متعین کرے استصواب رائے کروائے۔ بھارت اور پاکستان دونوں اپنی فوجیں وہاں سے نکال لیں اور کشمیر کا مکمل کنٹرول ان افواج کے سپرد کر دیا جائے۔ اگر بھارت اس منصفانہ اپنے تسلیم شدہ فیصلہ کے لئے تیار نہ ہو تو ادارہ اقوام عالم کا فرض ہے۔ کہ وہ سلامتی کونسل کے فیصلہ کو عملی شکل دینے کے لئے بھارت

کو مجبور کرے تاکہ امن عالم کو جو خطرہ عظیم لاحق ہونے والا ہے اسکا بروقت تدارک کرے

سلامتی کونسل اور جنگ بندی

سلامتی کونسل نے اپنے حالیہ فیصلہ میں مسئلہ کشمیر پر غور کرنیکے لئے فریقین کے جنگ بند کر دینے کو پہلا قدم قرار دیا ہے۔ اس سے قبل پہلے قدم کو اٹھارہ سال کا طویل عرصہ گذر جانے کے باوجود دوسرا قدم اٹھانے کی نوبت نہیں آئی جس کے خوفناک نتائج کی طرف سلامتی کونسل نے کبھی کبھی توجہ مبذول نہیں فرمائی جس کا نتیجہ ہزاروں انسانوں کی تباہی اور فریقین میں مناقشات کے شدید اضافہ کی صورت میں نمودار ہوا ہے جس کی تمام تر ذمہ داری سلامتی کونسل اور بھارت پر عائد ہوتی ہے لیکن سلامتی کونسل کا ابھی پہلا قدم ہی رہا۔ اب اگر عارضی جنگ بندی کے بعد دوسرا قدم بھی پہلے دوسرے قدم کی طرح اٹھانا ہے تو دنیا کے امن خواہ اور انصاف پسند ملکوں کا فرض ہے کہ وہ سلامتی کونسل کے دوسرے قدم کی وضاحت طلب کریں کہ وہ کب اٹھایا جائے گا۔ ورنہ یہی سلامتی کونسل جو پہلے ہزاروں انسانوں کی تباہی اور مناقشات میں اضافہ کا باعث ہو رہی ہے۔ آئندہ لاکھوں انسانوں کی تباہی اور امن عالم کو تباہ کرنے کا موجب ہو گی پھر اسے اپنا نام سلامتی کونسل کی بجائے اپنے حال کے مناسب کوئی اور موزوں نام رکھنا ہو گا تاکہ ایشیائی اور افریشیائی قومیں اپنی سلامتی کے لئے کوئی اور ایشیائی اور افریشیائی ادارہ قائم کر سکیں جو ان کی سلامتی کا حقیقی ضامن ہو اور سلامتی کونسل کے اصول کا پابند ہو جیسے پاکستان کے وزیر خارجہ نے اپنی تقریر کے خاتمہ پر واضح کیا

جنگ بندی اور پاکستان

ان حالات میں کشمیر کی فوری رائے شماری کی قرارداد کے بغیر

پاکستان کا دائمی جنگ بندی میں شریک ہونا پہلی اٹھارہ سالہ غیر منصفانہ اور سلامتی کونسل کی جانبدارانہ پوزیشن کو تسلیم کرنا ہو گا۔ جو کہ پاکستان اور پچاس لاکھ کشمیریوں کی خود کشی کے مترادف ہو گا جسے پاکستانی عوام اتنی بڑی قربانی اور خون کی ندیاں بہانے کے بعد کسی حالت میں بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے اور نہ دنیا کا کوئی انصاف پسند ملک اسکی تائید کرے گا۔ سلامتی کونسل کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد جس کی زیادہ سے زیادہ مدت تین ماہ ہو سکتی ہے۔ موجودہ قرارداد کے دوسرے حصہ پر غور کر کے اس مسئلہ کا اپنی سابقہ قراردادوں کے مطابق انتظام کرے ورنہ دنیا ایک ایسے خوفناک جنگ میں مبتلا ہو جائے گی۔ کہ وہ جنگِ عظیم کی خوفناکیوں کو بھی بھول جائے گی۔

حقیقت حال

دراصل حقیقت حال یہ ہے کہ بھارت کے حکمران ٹولہ کی جارحانہ پالیسی کا یہ نتیجہ ہے کہ اس نے ہندوستان کی تمام اسلامی ریاستوں کو ختم کرنے کے لئے وہاں کی تمام ریاستوں کو جو اسلامی دورِ حکومت میں بھی وہاں کے باشندوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے انکے حکمرانوں کی خواہش کے مطابق قائم رہی تھیں۔ جنھیں انگریز نے بھی اپنے دورِ حکومت میں قائم رکھا تھا۔ لیکن بھارت کے اس حکمران ٹولہ نے ہر ریاست کے باشندوں کے حق خود ارادی کو پامال کرتے ہوئے سب کا خاتمہ کر دیا۔ جبکہ صدیوں سے وہ اپنے خاص کلچر تہذیب و تمدن اور اپنے خاص طرزِ معاشرت اور لسانی خصوصیات اور ثقافت کی حامل تھیں۔ یہی طرزِ عمل اس نے کشمیر کی خاص اسلامی ریاست میں بھی اختیار کرنا چاہا۔ لیکن پاکستان کی بروقت مداخلت اور سلامتی کونسل

کے حق خود ارادی کے فیصلہ سے وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہوا۔ اب وہ
سلامتی کونسل میں حق خود ارادی کی بنیاد پر رائے شماری تو تسلیم کر چکا ہے اور
اسے عملی شکل دینے سے اسلئے گریز کر رہا ہے کہ کہیں اس حق خود ارادی کے
اصول پر بھارت کی تمام ریاستیں اور اس کے نواب اور راجے بقیہ غصب شدہ
ریاستوں میں رائے شماری کا مطالبہ نہ کر لیں۔ اور اس حکمران ٹولہ کی وہ جارحانہ
پالیسی بے نقاب نہ ہو جائے۔ جو اسلامی ریاستوں کو ختم کرنے کی رشوت دیکر
بقیہ ریاستوں کے ختم کرنے کے متعلق اس نے اختیار کی تھی۔ جسے آنجہانی مسٹر
پٹیل نے اختیار کر کے تمام ریاستوں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ اور یہ بھی خطرہ ہے
کہ کہیں ریاستوں کے کروڑوں باشندے جو فاقوں کا شکار ہو رہے ہیں اس حکمران
ٹولہ کے محاسبہ کے لئے اپنے راجوں کی حمایت میں میدان میں نہ آجائیں۔ کیونکہ بھارت
کی سابقہ تاریخ صدیوں سے مختلف ریاستوں کے مجموعہ ہی کو ہندوستان ثابت کرتی
ہے۔ ورنہ ایسا ایک خود مختار ہندوستان جس میں کسی بھی ریاست کو اندرونی خود
مختاری یا نیم خود مختاری حاصل نہ ہو کبھی بھی اس خطہ ارض پر قائم نہیں ہوا۔
ادارہ اقوام عالم کو ان حالات میں یہ معلوم ہو جانا چاہیئے۔ کہ نہ صرف دنیا کے
تمام ممالک پاکستان کے موقف کی تائید کرتے ہیں بلکہ بھارت کے تمام راجے
مہاراجے۔ نواب اور ان کی کروڑوں رعایا بھی کشمیر کے استصواب رائے
کے فیصلہ کی پوری تائید کرتے ہیں۔ اور ان کی تمام ہمدردیاں اپنے روشن مستقبل
کے پیش نظر پاکستان اور آزادی کشمیر کے ساتھ ہیں اور اس انتظار میں
ہیں کہ ان کے لئے بھی راستہ کھل جائے۔ تاکہ وہ اسی حق خود ارادی کے اصول
پر دوبارہ اپنی اپنی ریاستیں قائم کر سکیں۔ جو ان کا بھی حق خود ارادی ایک
پیدائشی حق ہے جو بھارت کے حکمران ٹولہ سے نجات حاصل کرنے کا واحد

ذریعہ ہے چنانچہ سکھوں کے پنجابی صوبہ کی بنیاد بھی یہی حق خود ارادی ہے جس کا وہ مطالبہ کر رہے ہیں جیسا کہ ماسٹر تارا سنگھ صاحب کے ایک بیان سے ظاہر ہے۔ جو کہ دراصل پرانی تمام سکھ ریاستوں کے مجموعہ کی آزادی کا مطالبہ ہے بھارت اگر اپنے تسلیم شدہ فیصلہ کے مطابق کشمیر میں رائے شماری کو تسلیم کر لیتی ہے۔ یا سکھوں کے پنجابی صوبہ کے مطالبہ کو جو کہ سکھ ریاستوں کا مجموعہ ہے تسلیم کر لیتی تو پھر باقی ریاستوں میں استصواب رائے سے انکار کی بھارت کے پاس کوئی ایسی وجہ موجود نہیں ہے۔ جسے حق و انصاف یا کسی درجہ میں بھی انسانی شرافت کی حمایت حاصل ہو۔ جس کا زود یا بدیر عمل میں آنا ضروری ہے آخر ظلم و جبر کا خاتمہ ہو گا۔ ورنہ دنیا کے بقا اور امن کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔

ریاست پٹیالہ پنجاب کی سب سے بڑی سکھ ریاست احمد شاہ ابدالی نے قائم کی تھی۔ جسے انگریزوں نے بھی قائم رکھا۔ لیکن بھارت کی برہمنی حکومت نے اسے بھی ختم کر دیا۔ سکھ قوم اور ان ریاستوں کے راجوں کو مسٹر پٹیل نے خالصتان آزاد سکھ سٹیٹ کا ایسا نشہ پلایا کہ مسلمانوں کے قتل عام کا ان سے کام لیا۔ مہاراجہ پٹیالہ نے اس امید پر کہ خالصتان آزاد سکھ سٹیٹ کا سب سے پہلا مکھیا مجھے بنایا جائے گا۔ اس خدمت کو سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کر انجام دیا۔ اب سکھ قوم اور ان کے راجوں، مہاراجوں پر یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے۔ کہ وہ بھارت کی برہمنی سیاست کا شکار ہو گئے ہیں ان پر " نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ۔ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے " کی مشہور مثال ٹھیک صادق آتی ہے۔

اب آخر کار سکھ رہنما حق خود ارادی کے مسلمہ اصول پر جیسا کہ مسلمانوں کا کشمیر

کے متعلق ایک مبنی بر انصاف اور جائز مطالبہ تھا۔ میدان میں آگئے ہیں اور کشمیریوں کے حق خود ارادی کے اصول پر ان کے مطالبہ کی پُر زور تائید کر رہے ہیں جو کہ "جب کیا تنگ بتوں نے تو خدا یاد آیا" کا مصداق ہے۔

اب سکھوں کا مطالبہ چونکہ مبنی بر انصاف اور جائز مطالبہ ہے جو کہ حق خود ارادی کی بنیاد پر اٹھایا گیا ہے مسلمان قوم کا فرض ہے کہ وہ اسکی پُر زور تائید کرے کیونکہ حقیقی مسلمان وہی ہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسرے کے لئے پسند کرے خواہ اس کا مذہب کچھ بھی ہو۔ دراصل یہ تائید اسی اصول کی ہے۔ جسے وہ درست تسلیم کرتا ہے۔ نہ کہ کسی خاص فرد یا جماعت کی۔

اسوقت سکھوں کی حالت ان کے اپنے خیال کے مطابق بھارت میں بہت زیادہ مخدوش ہے مسلم اقلیت ان سے پہلے ہی زخم خوردہ ہے ایک سکھ آزاد سٹیٹ کے مطالبہ کی وجہ سے ہندو اکثریت جس کی حکومت سکھوں سے بدظن ہے لیکن بظاہر حسب دستور سابق اپنی برہمنی پر فریب سیاست سے پنجابی صوبہ کے قیام کی کمیٹیاں بنا کر جن میں کوئی سکھ نمائندہ نہیں ہے فتح سنگھ کے بھوک ہڑتال ترک کرنے کی قیمت ادا کرنا چاہتی ہے۔

چونکہ سکھ رہنماؤں کو یا تو اپنے مطالبے کے مبنی بر انصاف ہونے کا یقین کامل نہیں ہے۔ یا وہ ایسے سیدھے سادے واقع ہوئے ہیں کہ ہمیشہ ہر دفعہ برہمنی سیاست کے وعدوں پر ان کا شکار ہو جاتے ہیں اسلئے ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ سکھ سٹیٹ کا مطالبہ حق خود ارادی کے اصول پر ایک جائز اور مبنی بر انصاف مطالبہ ہے پاکستان کے عوام جس طرح کشمیر کی آزادی کے مطالبہ کے مؤید ہیں اسی طرح سکھوں کے مطالبہ کے بھی پُر زور مؤید ہیں۔ اور انہیں مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے مطالبہ کو ادارہ اقوام عالم میں پیش

کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ بھارتی ہندو حکومت انہیں کبھی بھی اپنے مقصد سے ہمکنار نہ ہونے دے گی۔ لیکن عالمی ادارہ بھی کسی قربانی کے بغیر اس طرف متوجہ نہ ہوگا۔

صدر جمہوریہ ہند کا افسوسناک انجام

صدر جمہوریہ ہند جو کہ سچائی کے دیوتا مانے جاتے ہیں اور نفس انسانیت اور اس کے فطری حقوق کے محافظ ہیں۔ مذہبی اور غیر مذہبی فلسفہ کی موشگافیوں سے بھی نا آشنا نہیں ہیں۔ آپ نے بھی مسئلہ کشمیر پر اپنے ذاتی تاثرات کو بیان فرمایا ہے۔ ہمیں کامل امید تھی کہ وہ عدل و انصاف کی روشنی میں بالکل غیر جانبدار ہو کر اپنے عہدہ کی بقا کی حفاظت کا خیال نہ رکھتے ہوئے دونوں حکومتوں میں کوئی بہتر مصالحت کی راہ دکھا کر حق انسانیت ادا کریں گے۔ لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ انہوں نے بھی اپنی حکومت کے غیر منصفانہ رویہ اور ہٹ دھرمی کی پر زور تائید فرما کر اپنے عہدہ کی حفاظت فرمائی ہے جو ہزاروں بے گناہ انسانوں کے نقصان کی صورت میں نمودار ہوئی ہے۔ صدر موصوف کی قابلیت اور سوجھ بوجھ کا یہ نہایت افسوسناک انجام ہے۔

صدر موصوف! جبکہ پاکستان نے اصل قرارداد کی شرائط کی پابندی نہیں کی جیسا کہ آپ کا خیال ہے تو پھر ان انتخابات کو پاکستان کی شکایت پر جنہیں آپ حق بجانب قرار دیتے ہیں سلامتی کونسل نے کیوں مسترد کر دیا۔ اور یہ کہا کہ اصل قرارداد پر اثر انداز نہ ہوں گے۔ اور اصل قرارداد کو قائم رکھا۔

اسکے علاوہ صدر موصوف جبکہ آپ ایک فریق مقدمہ کی حیثیت سے سامنے آئے ہیں۔ تو آپ کو خود فیصلہ صادر کرنے کا کیا حق ہے۔ اگر اس مسئلہ کا فیصلہ ہو چکا ہے جیسا کہ آپ کا خیال ہے تو اسے ثابت کرنے کے لئے جبکہ

فریق ثانی اس کا انکار کرتا ہے۔ تو آپ اسے ثابت کرنے کے لئے سلامتی کونسل کی عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہونے سے کیوں گریز کر رہے ہیں۔

تاریخ عالم کا فیصلہ ہے۔ کہ ایک آدمی اپنی ذات میں کتنا ہی سچا اور معاہدوں کا پابند ہو۔ لیکن جب وہ کسی قوم کی نمائندگی کرتا ہے۔ تو قوم کی خواہش کے مطابق سب سے بڑا عہد شکن اور غیر راستگو ثابت ہوتا ہے اور اسکی قوم اسے بڑا مدبر موقعہ شناس اور ہوشمند قرار دیتی ہے۔ لیکن مذہب اسلام کا فیصلہ ہمیشہ اس کے خلاف رہا ہے۔ اس کا ہر فرد اور جماعت دونوں جگہ اپنے عہد کے پابند ہوتے ہیں جس کے ان گنت شواہد تاریخ اسلام میں موجود ہیں۔

صدر پاکستان نے سلامتی کونسل کی قرار دادوں کے مطابق ایک ایسا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ جو تاریخ پاکستان میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ جبکہ بھارت کی تاریخ اس کے بالمقابل ہمیشہ اپنی عہد شکنیوں کا مرقعہ پیش کر کے اپنی آنے والی نسلوں کی تباہی کا سامان مہیا کرے گی۔

دنیا کے دانشوروں کا فیصلہ اور ہمارا عمل

گذشتہ زمانہ میں دنیا کے دانشوروں اور قانون کے ماہروں کی ایک کانفرنس اس امر کا فیصلہ کرنے کے لئے منعقد ہوئی تھی کہ حق واقعی کوئی نفس الامری حقیقت ہے یا صرف طاقت کا

نام حق ہے کیا کوئی طاقتور فرد یا جماعت یا حکومت اگر اپنی طاقت کے بل پر کسی امر کو جائز اور حق بجانب قرار دے تو وہی حق ہوتا ہے۔ جیسا کہ "جس کی لاٹھی اسکی بھینس" کا مشہور مقولہ ہے یا حق واقعی ایک نفس الامری حقیقت ہے صرف طاقت کا نام حق نہیں ہے۔

ان دانشوروں اور قانون کے ماہروں کی اس کانفرنس نے یہی فیصلہ صادر کیا۔ کہ حق واقعی ایک نفس الامری حقیقت ہے اور صرف طاقت کو حق قرار دینا درندوں کا فیصلہ تو کہا جا سکتا ہے لیکن انسان جو کہ درندوں پر بھی ہر طرح فوقیت اور حکومت رکھتا ہے۔ اس کا قطعی فیصلہ یہی ہے کہ حق واقعی ایک نفس الامری حقیقت ہے صرف طاقت کا نام حق نہیں ہے۔

لیکن بعض درندہ صفت انسان ان گنت ماہروں اور تجربوں اور دنیا کے تمام دانشوروں کے فیصلہ کے خلاف اب بھی طاقت ہی کو حق ثابت کرنے کے لئے اپنی طاقتوں کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔

آج یہی حال بھارتی حکومت کا ہے۔ جو صرف طاقت کے بل پر پچاس لاکھ کشمیریوں کو غلام رکھنے پر تلی ہوئی ہے اس کا یہ طرز عمل انسانیت اور حق کا ماتم کر رہا ہے۔ اور اسکی یہ درندگی ننگی کا ناچ ناچ رہی ہے۔ جو اس کا فطری خاصہ اور پیشہ ہے لیکن آخر کار حق کامیاب ہو گا۔ اور طاقت اپنا ہی سر پیٹ کر رہ جائے گی۔

جیسا کہ بھارت کے طاقت کے بل پاکستان پر اچانک حملہ سے
ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ حق نے اپنے سے چھ گنا طاقت کو شکست
فاش دے کر حق کا ریکارڈ قائم کر دیا۔ اور حق طاقت پر
غالب آ گیا۔ بھارت کے اسلحہ اور تعداد کی برتری نے کچھ کام نہ دیا
لیکن بھارت کی اس طاقت کا نشہ اتارنے کے لئے ابھی ایک
ضرب کلیم کی اور ضرورت ہے۔ جس کی تکمیل کے لئے ضروری
ہے۔ کہ اٹھارہ سال سے چالیس سال تک ہر اہلیت رکھنے
والے جوان کے لئے اور ایسے ہی کالجوں کے تمام طلبا کے لئے
ہر قسم کی ٹریننگ فوجی اور غیر فوجی لازم قرار دی جائے
ایسے ہی سول کے ہر نئے ملازم کے لئے تین سال تک فوجی ٹریننگ
ضروری ہو۔ اور یہ زمانہ اسکی ملازمت میں تقرر کے بعد محسوب
ہو اور سول کے پہلے ملازمین میں سے ہر اہلیت رکھنے والے
ملازم کے لئے تین ماہ فوجی ٹریننگ لازم ہو۔

اِس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ ضرورت کے وقت
فوجی تربیت یافتہ عملہ آسانی سے دستیاب
ہو جائے گا۔ زمانہ کے تقاضوں کے مطابق پاکستان جیسے
نو آزاد ملک کے لئے یہ مشورہ نہایت اہم اور ضروری
ہے۔

ہمیں کامل امید ہے کہ ہمارے صدر موصوف
جو کہ خود بھی فوجی ہیں اسے عملی شکل
دینے کو جلد از جلد خدمت انجام دے کر نہ صرف

اپنا فرضِ منصبی ادا کریں گے۔ بلکہ ہمیں بھی شکریہ کا موقعہ دیں گے۔ اور آنے والے خطرات کا بھی آسانی سے تدارک کر سکیں گے۔

بھارت کی نام نہاد لادینی حکومت اور اس کا طرزِ عمل واقعات کی روشنی میں

ملک آزاد ہونے پر بھارت نے یہ اعلان کیا تھا کہ ملک کے تمام باشندے بلا امتیاز اپنے فرائض اور حقوق میں برابر کے شریک ہونگے کسی بھی فرقہ سے امتیازی برتاؤ نہیں ہوگا۔ اور بھارت کا یہ بنیادی اصول ہے لیکن اعلان کے فوراً بعد ہندو اکثریت نے اقلیتوں خصوصاً مسلم اقلیت کو اپنے ایسے وحشیانہ مظالم کا نشانہ بنایا کہ بھارت کی ہزار سالہ تاریخ: کسی بھی اقلیت پر اس قسم کے مظالم کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ ان کے مکانوں دکانوں کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔ اور ان کے مال و اسباب پر قبضہ کر لیا گیا حکام بالا نے مسلمانوں ہی کو گرفتار کیا اور انہی کو پھانسی دی گئی۔ اور انہی کو قید و بند کا شکار بنایا گیا۔ حاکم و محکوم دونوں نے مسلمانوں کو نابود کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ لاکھوں کو پاکستانی قرار دیکر مشرقی پاکستان دھکیل دیا گیا سینکڑوں خواتین کی عزت پر ڈاکہ ڈالا۔ اور کئی ایک دیہات کو نذرِ آتش کر دیا۔ اور جان بچانے والوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا جس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ انگریز کے دو صد سالہ دورِ حکومت میں جتنے فسادات ہوئے تھے اس لادینی حکومت کے اٹھارہ سالہ دورِ حکومت میں کئی گنا اس سے زیادہ ہوئے ہیں۔ اب انگریز کی جگہ جن سنگھ باقاعدہ مسلح ہو کر اس خدمت کو انجام دے رہی ہے۔

حکومت کی ہر تقریب پر ہندو رسم و رواج کی پابندی

حکومت کی ہر تقریب کا افتتاح ہندو رسم و رواج کے مطابق شلوک اور منتر سے ہوتا ہے اور ہون کروایا جاتا ہے جیسا کہ ماسٹر تارا سنگھ صاحب کے ایک حالیہ بیان سے بھی ظاہر ہے مسلمانوں کی تہذیب تمدن اور انکی اصل ہندی مشترکہ زبان اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرنے کے باوجود عملاً اس کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ ہندہی میں پیدا ہوئی اور پروان چڑھی اور ملک کے ہر حصہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

ہر سرکاری محکمہ سے مسلمانوں کا اخراج۔ اگر کسی محکمہ میں کوئی مسلمان باقی ہے تو مجرمانہ الزام لگا کر اسے نکالا

دیا جاتا ہے۔ نئی بھرتی میں کسی بھی مسلمان کو نہیں لیا جاتا۔ پہلے چند ملازمین کے علاوہ فوج اور پولیس میں انکی بھرتی عملاً
ممنوع قرار پا چکی ہے۔ ہندو راجپوت سکھ مرہٹہ ڈوگرہ اور جاٹ بٹالین تو موجود ہے لیکن چھ کروڑ مسلم آبادی میں
سے جو فوجی خدمت بہترین طریقہ پر انجام دے سکتے ہیں انکی کوئی بھی بٹالین موجود نہیں ہے حالانکہ مسلمان جس
ملک کا باشندہ ہو وہ اس ملک کا وفادار رہتا ہے تاریخ ہند میں جس کی بیشمار مثالیں موجود ہیں جس کا وزیر ہند نے بھی
اعتراف کیا ہے۔ اسکے برعکس مشرقی پاکستان میں نوے لاکھ غیر مسلم موجود ہیں۔ جن میں اکثریت ہندوؤں کی ہے کیا
مندرجہ بالا واقعات میں سے کسی ایک کی بھی نشاندہی کی جا سکتی ہے۔ جو ان اقلیتوں کو پیش آئے ہوں۔ لاکھوں
خداؤں کے پجاریو جن سنگھیو اور ان سے اتفاق کرنے والو اس دھرتی کے حقیقی مالک کے غضب سے ڈرو اور
اسکے جذبہ انتقام کو دعوت نہ دو۔ اسکے ہاں دیر تو ہے لیکن اندھیر نہیں ہے۔ ورنہ تمہاری نسل تک ختم کر دی
جائیگی۔ تاریخ میں صرف تمہارے وحشیانہ مظالم کی داستان باقی رہ جائیگی۔ کیا یہ لادینی حکومت یا رام راجیہ ہے۔

آزادی کشمیر اور بھارت

کشمیر کے لاکھوں باشندے جن کے مطالبہ آزادی کو بھارتی حکومت سلامتی کونسل میں خود تسلیم کر چکی ہے جس کی خاطر اٹھارہ سال سے
جدوجہد کر رہے ہیں۔ قید و بند اور گولیوں کا نشانہ بن رہے ہیں اور ان پر تمہارے وحشیانہ مظالم ساری دنیا
میں تمہیں رسوا کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے کسی بھی ملک نے تمہارے موقف کی تائید نہیں کی۔ شیخ عبداللہ
نے ملک آزاد ہونے پر اپنی دہلی کی پہلی تقریر میں تم پر واضح کر دیا تھا۔ کہ اگر بھارت کے مسلمان امن میں رہے
تو کشمیر تمہارا ہے۔ ورنہ کشمیر تمہارا ہرگز نہیں ہے۔ مسلم سکھ اقلیتوں میں نا اتفاقی کے خطوط کھڑے کر کے انکی خاطر پٹیل
نے مسلم ریاستوں کو ختم کرنے کی رشوت دیکر تمام ریاستوں کو ختم کر دیا۔ اور سکھ شرنارتھیوں کو پہلے سارے ہندوستان میں بکھیر
دیا۔ مشرقی پنجاب میں قدم رکھنے کی اجازت نہ دی۔ دوسرے خالصتان سکھ آزاد سٹیٹ کا لالچ دلا کر مسلمانوں
کا قتل عام کروایا اور دونوں میں منافرت مضبوط کر دی اسطرح سکھ سٹیٹ کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوا۔ سکھ
اپنی سادگی اور پٹیل پر اعتماد کی وجہ سے برہمنی سیاست کا شکار ہو گئے۔

ہم بھارتی حکومت کو چیلنج کرتے ہیں کہ کسی بھی غیر جانبدار کمیشن کے تقرر سے تحقیقات
کروائے تاکہ واضح ہو جائے۔ کہ کون حق بجانب ہے۔

بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہ لدھیانوی
خطیب لائلپور جامع مسجد جناح کالونی

۳۰/۹/۶۵